سوال

دخول اور خلوت سے قبل طلاق کی صورت میں نصف مہر کی ادائيگی

جواب

لحمد للہ.

ں :

ب عورت کو دخول سے قبل طلاق دے دی جائے تو اسے نصف مہر کی ادائیگی کرنا ہوگی کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

اور اگر تم عورتوں کو چھونے سے قبل ہی طلاق دے دو اور تم نے ان کا مہر بھی مقرر کر دیا ہو تو مقررہ مہر کا آدھا مہر دے دو، یہ اور بات ہے کہ وہ خود معاف کر دیں، یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، تمہارا معاف کر دینا تقوی کے بہت زیادہ نزدیک ہے، اور آپس کی فضیلت اور بزرگ

فقھاء کے ہاں اس میں اختلاف ہے کہ آیا خلوت کے بعد دخول کی طرح مکمل مہر ادا کیا جائیگا یا نہیں ؟

کے ہاں یہی ہے کہ کامل مہر واجب ہو جاتا ہے، چنانچہ جس نے بھی اپنی بیوی سے صحیح خلوت کر لی، یعنی وہ بغیر کسی بڑے یا چھوٹے یا امتیاز کرنے والے بچے کے بغیر صرف دونوں ہی خلوت کر لیں اور پھر عورت کو طلاق ہو جائے تو اسے پورا مہر دینا ہوگا.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ں یہ کہ جب مرد اپنی بیوی سے صحیح عقد نکاح کے بعد خلوت کر لے تو اس کا مہر دینا ہوگا اور وہ عدت بھی پوری کریگی چاہے اس نے اس سے جماع نہ بھی کیا ہو، خلفاء راشدین سے یہی مروی ہے...

مام احمد اور اثرم نے زرارۃ بن اوفی سے روایت کیا ہے کہ :

راشدین نے یہ فیصلہ کیا : جس نے دروازہ بند کر لیا یا پردہ گرا کر اندر چلا گیا تو اس پر پورا مہر واجب ہوگا، اور عدت بھی واجب ہوگی.

، احنف سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ : عمر اور علی اور سعید بن مسیب اور زید بن ثابت سب کے ہاں اس پر عدت ہوگی اور اسے پورا مہر دیا جائيگا، اور یہ معاملہ جات مشہور ہیں اور اس میں ان کے دور میں کسی نے بھی مخالفت نہیں کی تو اس طرح یہ اجماع ہوا" انتہی مختصرا.

نی (191/7).

ر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

امام احمد رحمہ اللہ سے ایک روایت ذکر کی جاتی ہے جو ایک قاعدہ اور اصول ہونی چاہیے وہ کہتے ہیں :

س نے عورت سے وہ کچھ حلال کر لیا جو کسی اور کے لیے حلال نہ تھا، اس لیے ان کا کہنا ہے : اگر مرد نے اس کو شہوت کے ساتھ چھوا یا اس کا کوئی حصہ جو خاوند کے علاوہ کوئی اور نہیں دیکھتا مثلا شرمگاہ تو وہ عورت پورے مہر کی مستحق ہوگی، کیونکہ اس نے وہ کچھ حلال کر لیا جو اس کے علاوہ کسی اور کے لیے حلا

غ (293/12).

ں بنا پر اگر تو آپ نے بیوی سے وہ کچھ فائدہ حاصل کر لیا ہے تو اس کے لیے پورا مہر واجب ہوگا، اور اس کو عدت بھی پوری کرنا ہوگی.

م :

لقہ عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اگر بالغ اور عقلمند ہو تو اپنے مہر میں سے کچھ حصہ معاف کر دے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

گر یہ کہ وہ معاف کر دیں.

ر اسی طرح جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ بھی اسی طرح معاف کر سکتا ہے، اس میں اختلاف ہے کہ کیا اس سے مراد خاوند ہے یا کہ عورت کا ولی ؟

ور احمد اور شافعی کے نئے قول میں اس سے خاوند مراد ہے، چنانچہ اسے حق حاصل ہے کہ وہ نصف مہر معاف کر دے اور اسے مطلقہ عورت کے لیے چھوڑ دے.

م مالک اور امام شافعی قدیم قول میں اس سے ولی مراد لیتے ہیں، چنانچہ اسے حق حاصل ہے کہ اپنی ولایت میں عورت کا نصف مہر چھوڑ سکتا ہے.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اختلاف ہے کہ نکاح کی گرہ کس کے ہاتھ میں ہے امام احمد کا ظاہر مذہب یہ ہے کہ اس سے مراد خاوند ہے، اور امام مالک اور علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے.. کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

اور یہ کہ تم معاف کر دو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے.

ی کے زیادہ قریب ہے وہ خاوند اپنا حق معاف کر دے، رہا یہ کہ ولی عورت کا مال معاف کر دے یہ تقوی کے زیادہ قریب نہیں، اور اس لیے بھی کہ مہر تو بیوی کا مال ہے، اس لیے ولی نہ تو اسے ہبہ کرنے اور نہ ہی معاف کرنے کا مالک ہے. جس طرح عورت کا دوسرا مال اور اس کے حقوق معاف نہیں کر سکتا

ہ (195/1).

ر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ں سے مراد خاوند ہے اور وہی ہے. جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، وہ جب چاہے اسے کھول سکتا ہے، اور معنی یہ ہوگا : مگر یہ کہ بیویاں معاف کر دیں یا خاوند معاف کر دیں، اور اگر خاوند معاف کر دیتا ہے تو سارا بیوی کو مل جائيگا، اور اگر بیوی معاف کر دیتی ہے تو سارا خاوند کو مل جائيگا" انتہی

غ(292/12).

گر آپ کی مطلقہ بیوی کے والد نے اگر بیوی کے مہر میں سے اس کا حق اس کی رضامندی سے ساقط کیا تو اس نے اپنا ساقط کر دیا ہے، لہذا اسے کچھ نہیں ملے گا، اور ساقط کرنے کے بعد اسے دوبارہ طلب کرنے کا کوئی حق نہیں.

گر اس کے سقوط کا اگر بیوی کو علم نہ تھا اور نہ اس میں اس کی رضامندی شامل تھی تو پھر اس سے اس کا حق ساقط نہیں ہوگا، چنانچہ آپ کو چاہیے کہ اسے مہر ادا کریں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

97229